مطبوعات

شمائل الاتقیا مؤلفہ شیخ دبیر کاشانی خلد آبادی۔ صفحات ۴۶۶۔ قیمت عہ

شائع کردہ:۔ مجلس اشاعت العلوم، محلہ شبلی گنج، مدرسہ نظامیہ، حیدرآباد۔ دکن۔

یہ کتاب اسرارِ تصوف کا ایک بحرِ ذخار ہے۔ اس کے چند حصص کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یونانی اور ایرانی، روحانیاتی فلسفہ کے خمیر سے اس کے مباحث محفوظ نہیں ہیں، مگر اس کے ساتھ اسلام کا جوہر بھی نمایاں ہے۔

افکار و اعمالِ انسانی کی جو فلاسفی قرآن نے پیش کی ہے، وہ اربابِ تصوف کے پیشِ نظر تو ضرور رہی ہے، مگر اس کو نکتہ آفرینی اور تبویب و تفریع اور اصطلاحات سازی سے اتنا پر اسرار بنا دیا گیا ہے کہ ایک اوسط درجہ کا آدمی فلسفۂ تصوف کو شریعت اسلامی سے ایک جداگانہ چیز اور اسے کسی دوسرے عالم کے اسرار و رموز سمجھتا ہے اور اسے جاننے اور اس پر عمل کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔ یہی اثر شمائل الاتقیا میں بھی موجود ہے! ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اسلام از خود جب ایک مکمل فلاسفی ہے تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس پر اپنی فکری کاوشوں سے مزید اضافہ کرے، نیز وہ اپنی ایک حکمت دعوت اور طریق تبلیغ اور فن تشریح و توضیح بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے تو اسلام کے کسی داعی کو دعوت اور توضیح کا کوئی خود ساختہ متفلسفانہ انداز ایجاد کر لینا روا نہیں۔

شمائل الاتقیا میں خدا کے دین کی حکمت جس طرح بیان کی گئی ہے، اس میں اور چاہے کتنے ہی خواص ہوں، قرآن کے سادہ اور عقلی اسلوب توضیح کا کوئی عکس نہیں پایا جاتا، نہ اس میں دعوت الی الحق کا طرز وہ ہے جو سنت انبیاء سے اخذ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساڑھے چار سو صفحات کا سمندر عبور کر جانے کے بعد بھی ایک آدمی کے ذہن میں دین کا کوئی سیدھا سادہ تصور پیدا نہیں ہوتا، نہ دین اور زندگی کے

ظری تعلق کی ماہیت واضح ہوتی ہے۔ پس یہ کتاب انھیں حضرات کے لیے نفع بخش ہو گی جو کوچۂ تصوف کی سیر سے مستفید ہوں!

کتاب فارسی زبان میں ہے اور آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے چھپی ہے۔

حقیقت عالم مولفہ چودھری محمد عبد الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ سکریٹری ہز ہائی نس گورنمنٹ جموں و کشمیر۔ قیمت ۱۲ر

تربیت عالم از مولف مذکور۔ قیمت ۶ر

قیامت از جناب سید محفوظ الحق صاحب علمی۔ قیمت درج نہیں۔

شائع کردہ:۔ بہائی پبلشنگ کمیٹی، پوسٹ بکس ۱۹، نئی دہلی۔

یہ تینوں کتابیں بہائی مذہب کی تشریح کرتی ہیں اور از اول تا آخر "لطائف فکری و روحانی" سے لبریز ہیں۔ مثلاً خدا کے متعلق یہ تصور پیش کیا گیا ہے کہ انسان اسے صرف اسی حد تک جان سکتا ہے کہ وہ جانا نہیں جا سکتا، نیز خدا کو کسی صفت سے موصوف کرنا غلط ہے، وہ ذات بلا صفات ہے۔ دنیا ارادۂ الٰہی کے بیج سے اگا ہوا ایک درخت ہے اور انسان اس کا بہترین ظہور ہے۔ دنیا خود انسان کے احساسات و تصورات سے عبارت ہے۔ ذات الٰہی جس طرح ناقابلِ ادراک ہے، اسی طرح رضائے الٰہی کو براہ راست معلوم نہیں کیا جا سکتا، بلکہ ارادۂ الٰہی انسانیت ہی کے روپ میں اپنے آپ کو واضح کرتا ہے۔

پھر بہائی فلاسفی یہ دعویٰ رکھتی ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہو سکتا، خدا جب ہر دور کا رب ہے تو لازماً ہر دور کے لیے وہ سامان ہدایت فراہم کرتا ہے۔ اس کے مالکِ یوم الدین ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس نے دین کو لاوارث نہیں چھوڑا، بلکہ جو نہی دین میں زوال آتا ہے، وہ نیا پیغمبر بھیجکر اسے غلبہ دیدیتا ہے۔

بہائیت کے نزدیک قیامت کی اصطلاح سے مراد کسی رسول کی دعوت کا ظہور ہے جو مردہ افراد کو زندہ کرتی ہے اور موت کو دین کی زبان میں ترک اسلام کے معنی دیے گئے ہیں اور قبر میں

سوال ملائکہ کا مطلب یہ ہے کہ نبی کے مبلغین لوگوں سے ان کے عقائد اور طریقوں کے متعلق پوچھ گچھ کرینگے جنت نبی کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور اس سے انحراف عذاب نار ہے۔ بہاء اللہ کے ذریعے امت مسلمہ پر قیامت کے وارد ہونے کی خبر سورۂ ق سے پیش کی گئی ہے ملاحظہ ہو واستمع یوم ینادالمناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحۃ بالحق۔ ذلک یوم الخروج۔ یہاں المناد سے مراد بہاء اللہ ہیں اور مکان قریب کا اشارہ ایران کی طرف ہے۔

فن استدلال کے ایسے لطائف میں سے ایک ملاحظہ ہو۔ ولکل امۃ اجل۔ ہر امت کی ایک مقررہ مدت ہے۔ ولکل اجل کتاب۔ ہر دور معین کے لیے ایک کتاب الٰہی ہوا کرتی ہے۔ فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولئک یقرؤن کتابھم ولا یظلمون فتیلا۔ جو لوگ داہنے ہاتھ میں لے کر کتاب کو پڑھیں گے اور اس کا صحیح مدعا پائیں گے، ان کا کوئی حق ضائع نہ کیا جائے گا۔ ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین ممافیہ۔ کتاب الٰہی کے نازل ہونے پر مجرم اس کے نوشتوں سے ڈر رہے ہوں گے۔

کوئی صحیح الدماغ شخص اس "دفتر معرفت" کا اول تو مطالعہ کر ہی نہ سکے گا اور اگر کرے گا تو کچھ گنوائے گا ہی، پائے گا کچھ نہیں!

سجاد حیدر یلدرم | مرتبہ سید مبارز الدین صاحب ایم۔ اے۔ قیمت مجلد ۱۲ؔ

شائع کردہ:- ادارۂ دانش و حکمت حیدر آباد، دکن۔

سجاد حیدر یلدرم اردو ادب کی تعمیر میں جلال الدین خوارزم شاہ، "خیالستان"، "حکایات واحتسابات" اور "ہما خانم" وغیرہ کے ذریعے جو حصہ ادا کر گئے ہیں اس سے اہل ذوق آگاہ ہیں۔ مرحوم کی سوانح اور ادبی جذبات کے تذکرے کی کمی کو پورا کرنے کے لیے جناب مرتب نے اس کتاب میں ان چند مضامین کو جمع کر کے شائع کر دیا ہے جو وقتاً فوقتاً سجاد اور اس کی نگارشات پر لکھے گئے ہیں۔ لکھنے والوں میں مولانا سید سلیمان ندوی، شوکت تھانوی، قاضی عبد الغفار اور بعض دوسرے معروف حضرات شامل ہیں سجاد حیدر کی پرشکوہ نگارشات اس لمبے جنینی دور ادب کے آخری مرحلہ سے تعلق رکھتی ہیں

جو قدیم درباری دور اور جدید "ترقی پسند" دور کے بیچ میں واقع ہے اور جس میں مشرقی جذبات کے ساتھ مغربی فکر کو گوندھنے کا وہ سلسلہ شروع ہوا جس کا خاتمہ بے اخلاق الحاد پرور ادب پر ہوا۔ یلدرم نے مغرب کے افکار کو درآمد کرنے والے معاصرین کے مقابلہ میں ترکی اثرات کو اردو میں منتقل کرنے کی نئی راہ نکالی ——— اور ان کا ایشیائی مزاج اس مہم میں خوب کامیاب رہا۔

پیش نظر مجموعۂ مضامین کے ذریعہ یلدرم کی ادبی حیثیت کا سرسری سا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز مرحوم کی سوانح کی ایک جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

میثاق الانبیاء | از جناب ابو الکلام غازی محمد عبد الغنی صاحب ۔ قیمت عمر ۔

ملنے کا پتہ:- دیندار انجمن آصف نگر، خانقاہ سرور عالم، حیدرآباد، دکن۔

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ میثاق الانبیاء جیسی کتابیں لکھنے اور پڑھنے اور ان سے دلچسپی لینے والے دماغ کس ساخت کے ہوتے ہیں! خدا کے دین اور اس کی ہدایت افروز کتاب سے جاہلانہ تمسخر کی ایک دردناک مثال ہے جس میں آیت مطہرہ "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین" پر وہ ستم توڑا گیا ہے جس کی پیٹ میں پورا دین اور جملہ انبیائے دین آگئے ہیں۔

مرکز بحث یہ ہے کہ جملہ انبیائے کرام نے امت محمدی میں ہونے کی آرزو کی ہے، اس سے ظاہر ہے کہ اس امت کا ایک فرد جملہ انبیاء سے افضل ہے اور پھر اس نظریہ کی روشنی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوائے نبوت ظلی کو پست ذوقی قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہاں تو ایک جزئی نبوت کا ادعا کرکے اپنے رتبہ کو گرا دیا گیا حالانکہ دکن میں "صدیق دیندار چن بسویشور" صاحب تمام انبیاء کے فضائل کے جامع موجود ہیں اور ان کا فلسفہ ہر امتی کو جملہ انبیاء سے افضل بنانے کو حاضر ہے۔

اب اس بحث کی آبیاری کے لیے کتنی آیات واحادیث کا خون کیا گیا ہوگا، کتنے حقائق کا منہ نوچا گیا ہوگا، کتنی صداقتوں کو تاویل بازی کے خراد پر چھیل ڈالا گیا ہوگا اس کا اندازہ کرنا یوں تو کتاب کو پڑھے بغیر مشکل ہے، مگر نمونۃً ایک دو نکات لطیفہ ملاحظہ ہوں۔ "لانفرق بین احد من رسلہ" کی تشریح میں ارشاد ہوا ہے کہ اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت

کے مقام کو پیش کیا گیا ہے۔ یعنی اے محمد تم اپنے ایمان میں تمام انبیاء کے مجموعی ایمان کو داخل کرو۔۔ ...... اس آیت کا اختتام ونحن لہ مسلمون پر ہے، یہاں جمع متکلم سے مخاطب ہو کر امت کا مقام پیش کیا، یعنی ایک امتی بھی اپنے سینہ میں تمام نبیوں کے ایمان کو جمع کر کے مسلم کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری زریں تحقیق یہ ہے کہ "الٰہ" (ہونا) اللہ کی صفات میں سے کوئی صفت نہیں ہے، اور الٰہ کے معنی پیارے کے ہیں، قوم کا پیارا ان کا نبی ہوا کرتا ہے۔ اب لا الٰہ کے معنی یہ ہوئے کہ تمام قوموں کے مطلوب و مرغوب و مقصود ان کے نبی ہی تھے، گویا کہ یہاں تمام نبیوں کی نفی کر کے الا اللہ میں ذات اللہ کا کمال حضور اکرم صلعم میں پیش کیا ہے۔"

پوری کتاب ایسے جواہر ریزوں کا ایک عظیم الشان خزانہ ہے۔

اردو ترجمہ مقدمہ مشکوٰۃ شریف مترجمہ خواجہ محمد شریف صاحب سہارنپوری فاضل دیوبند۔

قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ:۔ مکتبۂ اسلامی، ربانی روڈ، لاہور۔

مشکوٰۃ شریف کا مقدمہ علم حدیث کے متعلق بہت اچھے اجمالی اشارات پر مشتمل ہے۔ اس کا اردو میں منتقل ہو جانا دینی شغف رکھنے والے نوجوانوں کے لیے مفید ہے۔

کاغذ ذرا اور دبیز ہوتا تو اچھا تھا۔

تدوین حدیث از جناب مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبۂ دینیات، عثمانیہ یونیورسٹی۔

حیدرآباد دکن۔ قیمت ۱۲؍ شائع کردہ:۔ ادارۂ دعوۃ الحق، بیگم بازار کوچہ گھانس منڈی، حیدرآباد، دکن۔

مولانا گیلانی کا یہ مفید مقالہ تدوین حدیث کی تاریخ ہی پر مشتمل نہیں، بلکہ اس کے ساتھ حدیث کی اہمیت پر بھی اچھے اشارات اس میں آ گئے ہیں۔ اس مقالہ سے منکرین حدیث اور نیم منکرین حدیث کی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔